حضرت معصومۂ قم

محترمہ بنت زہراء نقوی ندئی الہندی

خداوند عالم نے نوع بشر کو دو صنفوں سے نوازا ہے ایک صنف قوی، دوسری صنف نازک اور دونوں ہی صنفوں کی کردار سازی کے لئے کائنات میں یکے بعد دیگرے نمونۂ عمل آتے رہے۔

قرآن حکیم اور تاریخ اسلام نے جہاں کہیں حضرت آدم ونوح وغیرھم کا تذکرہ کیا اور جعفر طیارؑ وابوالفضل العباسؑ جیسی شخصیتوں سے روشناس کرایا ہے جن کے کارنامے ہر لحاظ سے نمونۂ عمل ہیں۔ انھیں کے ہمراہ پروردگار عالم نے کچھ باکردار خواتین کا بھی تذکرہ کیا ہے جو مجسم ہدایت کا پیکر ہیں کہ جو ناقابل فراموش ہیں۔ مثلاً جناب ہاجرہ، سارا، حوّا، مریم، آسیہ، ام سلمہ، خدیجۃ الکبریٰ، جناب فاطمہ بنت اسد، حضرت فاطمہ زہرا =، زینب وام کلثوم اور اسی سلسلۂ ہدایت کا ایک نمونہ حضرت بی بی معصومۂ قم ہیں جو دختر امام موسیٰ بن امام جعفر + ہیں۔

آپ توحید کی ضیاء، دین محمد کی زیب وزین، افتخار ہاجرہؑ وساراؑ، جمال خدیجۃ الکبریٰؑ، تجلّیٔ حضرت سیدۃ النساء العالمینؑ اور سیرت زینبؑ وام کلثومؑ کی ہو بہو تصویر ہیں۔ اگر کربلا میں زینب نے اپنے بھائی کے پیغام کو آگے بڑھانے میں کوئی کمی نہ کی تو حضرت بی بی معصومۂ قم نے بھی اپنے بھائی امام انس وجان شاہ خراسان حضرت علی رضا علیہ السلام کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

تاریخ عالم میں بھائی سے انسیت ومحبت کا جو ثبوت ۶۱ھ میں زینب وکلثوم نے دیا ویسا ہی آٹھویں امام کے دور میں حضرت معصومہ نے کر دکھایا۔ حضرت زینبؑ امام حسینؑ سے جس قدر محبت وشفقت کرتی تھیں اس کا دوسرا نمونہ بی بی معصومہ قم نے پیش کیا اسی لئے حضرت زینب وحضرت معصومۂ قم میں حد درجہ مماثلت پائی جاتی ہے۔

ویسے تو بہن بھائی کی فطری ومقدس الفت ومحبت اپنی جگہ ہے لیکن امام وقت کی حقیقی معرفت جو زینبؑ اور بی بی معصومہؑ کو تھی وہ کسی اور میں نظر نہیں آتی۔ حضرت بی بی معصومہ قم حضرت زینبؑ کی طرح خواتین کے لئے مشعل ہدایت ہیں آپ نے تبلیغی فرائض بخوبی اس طرح انجام دیئے جس کی مثال لانے سے تاریخ قاصر ہے۔

آپ ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظمؑ کی لخت جگر اور جناب نجمہ کی نور نظر اور امام رضاؑ کی حقیقی بہن تھیں۔ جناب فاطمہ بنت امام موسیٰ کاظمؑ یعنی معصومۂ قم کی ولادت باسعادت ۱۷۳ھ یا ۱۷۹ھ اول ماہ ذیقعدہ مدینۂ منورہ میں ہوئی۔

آپ کی ولادت سے قبل ہارون الرشید نے آپ کے پدر حضرت موسیٰ کاظمؑ کو حج کے موقع پر حجاز سے عراق میں لاکر قید کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ کے پدر گرامی کے عدم حضوری کی بناء پر آپ کے فخر روزگار بھائی سلطان عرب وعجم حضرت امام علی رضا نے آپ کے کان میں اذان واقامت کہی۔ اور جناب نجمہ خاتون نے اپنا پاکیزہ شیر پلایا۔ غرض آپ نے اپنی مادر گرامی اور اپنے عزیز بھائی امام رضاؑ کے ذریعہ تعلیم وتربیت حاصل کی۔ ابھی آپ پانچ برس کی تھیں کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ان ناگوار اور تلخ حادثات نے جناب معصومۂ قم کی روح پر گہرا اثر ڈالا جس کی بناء پر آپ ہمیشہ محزون وغمگین رہنے لگیں۔ لیکن اس کے باوجود دین کی

اشاعت کے لئے صعوبتوں کی کبھی بھی پرواہ نہیں کی۔ زینب وکلثوم کی طرح ایک مثالی بہن بن کر اپنے بھائی کا ہاتھ بٹاتی رہیں۔ آپ صرف مدینہ کی عورتوں کو ہی درس نہیں دیتی تھیں بلکہ دور دراز شہروں سے آئی ہوئی خواتین کو بھی درس وتربیت دیتی تھیں اور بنو عباس کی طرف سے خاندان عصمت وطہارت پر کئے گئے مظالم کو بیان کرتی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ جب امام رضا - اپنے دشمنوں کے درمیان اکیلے پڑ گئے تھے تو آپ کار امامت میں برابر کی شریک رہتی تھیں۔ ایسے حالات میں حمایت ونصرت کے بھرپور اور تاریخ ساز وعہد آرا نمونے پیش فرمائے۔

تنہا بی بی معصومہ کی ذات تھی کہ جس نے امام موسیٰ کاظمؑ کے خون ناحق کے خلاف آواز بلند کی اور ان کے انقلابی پیغام کو زندہ رکھا۔ اور ہر مقام پر دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کو اہلبیت کی عظمت سے آگاہ کرتی رہیں۔ اور کسی بھی طرح کی تساہلی وسستی کا مظاہرہ نہ ہونے دیا۔ جب آپ کو اطلاع ہوئی کہ آپ کے بھائی امام رضاؑ کو مامون الرشید نے خراسان طلب کیا ہے اور وہاں انھیں اپنی قید وبند میں رکھا ہے تو حضرت فاطمہ بنت موسیٰؑ یعنی معصومہ قم ۲۰۱ھ کے آخر میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے اپنے باوفا بھائیوں کے ہمراہ مدینہ سے طوس (ایران) کے لئے روانہ ہوئیں اور ان راہوں کا انتخاب کیا جہاں ابھی امر ونہی کا فریضہ انجام نہیں پایا تھا۔ لہٰذا آپ مدینہ سے بصرہ ہوتے ہوئے ساوہ پہنچی تو اہل ساوہ جو خاندان رسالت کے سخت ترین مخالف ودشمن تھے آمادۂ جنگ ہوئے اور اس جنگ میں تمام امام زادگان شہید ہوگئے۔ کہ جن کی تعداد ۲۳ تھی۔ جب اس جنگ کی خبر اہالیان قم کو پہنچی تو اس وقت تک جنگ ختم ہو چکی تھی غرض اہل قم مامون رشید کے خوف سے اہل ساوہ سے بدلہ لئے بغیر بی بی معصومۂ کو نہایت ادب واحترام کے ساتھ قم لے آئے۔ ابھی قم کے قریب ہی پہنچے تھے کہ تمام شہر قم سوگوار وغمگین نظر آیا کیونکہ قم میں امام رضاؑ کی شہادت کی خبر پہلے مل چکی تھی لیکن وہ افراد جو آپ کو لینے کے لئے گئے تھے انھیں خبر شہادت امام رضا - کی کوئی اطلاع نہ تھی۔ حضرت بی بی معصومۂ قم بھائی کی شہادت کی خبر سن کر تاب نہ لاسکیں اور موسیٰ بن خزرج کے مکان پر ۱۷ دنوں قیام فرمایا اور ہمیشہ کے لئے اپنے معبود حقیقی سے جا ملیں۔ اور یہ حجرۂ بیت النور ''میدان میر خیابان چہار مرداں'' اس صفیۃ اللہ کی عبادتوں کی یاد آج بھی ایک روح پرور یادگار کی صورت میں باقی ہے۔

روایت کے مطابق آپ کے جسد مطہر کو غسل وکفن دے کر مقام ''بابلان'' میں دفن کرنے کے لئے لایا گیا۔ مقام ''بابلان'' وہ جگہ ہے جواب آپ کا روضہ اقدس ہے۔ یہ زمین موسیٰ بن خزرج کی ملکیت تھی اور اس سرداب میں جو پہلے قدرتی طور پر آپ کے لئے بنا ہوا تھا آپ کے جنازہ کو اتارنے کا مسئلہ پیدا ہوا کہ آپ کے جسد پاک کو قبر میں کون اتارے اور یہ سعادت کسے نصیب ہو۔ چنانچہ ''قادر'' نامی شخص کو جو متقی وپرہیزگار اور نہایت ضعیف بھی تھا قبر میں جنازہ اتارنے کے لئے بلوایا گیا۔ ابھی ''قادر'' پہنچا بھی نہ تھا کہ لوگوں نے دیکھا دو سوار تیزی کے ساتھ مجمع کی طرف آرہے ہیں، جن کے چہروں پر نقاب پڑی ہوئی تھی وہ سوار جنازہ کے قریب آئے اور سواری سے اتر کر پیادہ ہوگئے۔ ان میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر فاطمہ معصومۂ قم کی نماز جنازہ پڑھائی اور وہی قبر میں اترے اور پھر تدفین کے فوراً بعد ہی جس طرف سے تشریف لائے تھے اسی طرف واپس چلے گئے لیکن کسی کو معلوم نہ ہوسکا کہ وہ دونوں سوار اور بزرگ ہستیاں کون تھیں۔ حضرت معصومہ کی وفات ۱۰ ربیع الثانی ۲۰۱ھ میں ہوئی۔ وقت وفات آپ کی عمر ۲۲ سال تھی اور بعض نے آپ کی عمر ۲۴ سال بتائی ہے۔

رشتوں کے تقدس کو ترسی ہوئی دنیا کے لئے جناب معصومۂ کی زندگی آج بھی ایک مدرسۂ عشق وحیات ہے کاش دنیا صرف بھائی چارگی ہی کا سبق لے لے۔ ۞۞۞